

یوایل کی کتاب اور لاودکیہ کی سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ چرچ - نمبر تیس

Jeff Pippenger

2026-01-16

نمبر تیس

انجیل متی میں مسیحائی تکمیلوں میں شامل ہیں: اختتام زمانہ کا نشان راہ، پیغام کے باضابطہ ہونے کا نشان راہ، 9/11 کے نشان راہ کے دو گواہ—ایک لودیکہ کے لیے داخلی پیغام کا گواہ اور دوسرا اسلام کی دہشت گردی کے خارجی پیغام کا۔ یہ مناسب ہے کہ انجیل متی کی بارہ مسیحائی تکمیلوں میں سے دو 9/11 کے نشان راہ کی نمائندگی کرتی ہیں، کیونکہ 9/11 میں دوسرے فرشتے کا پیغام شامل ہے، جہاں ہمیشہ دوہرا پن ہوتا ہے۔ 18 جولائی 2020 کی موت وہ پانچواں نشان راہ تھا جس پر ہم نے غور کیا، پھر جولائی 2023 میں بیابان میں آواز دینے والی صدا چھٹا تھا، اور 2024 کا دوبارہ جی اٹھنا ساتواں تھا۔ آٹھویں مسیحائی تکمیل نصف شب کی پکار ہے۔

آٹھواں مسیحائی رہنما نشان آدھی رات کی پکار ہے

یہ سب کچھ اس لیے ہوا کہ جو کچھ نبی کی معرفت کہا گیا تھا وہ پورا ہو، کہ: صیون کی بیٹی سے کہو، دیکھ، تیرا بادشاہ فروتن ہو کر تیرے پاس آتا ہے، وہ گدھے پر سوار ہے، اور بچھڑے پر، یعنی گدھے کے بچے پر۔ متی 4:21، 5

پیش گوئی

اے صیون کی بیٹی، نہایت خوشی منا! اے یروشلم کی بیٹی، للکار! دیکھ، تیرا بادشاہ تیرے پاس آتا ہے: وہ عادل ہے اور نجات رکھتا ہے؛ فروتن ہے اور گدھے پر، بلکہ گدھے کے بچے پر سوار ہے۔ زکریاہ 9:9

پانچ سو برس پہلے، خداوند نے نبی زکریاہ کے وسیلہ سے فرمایا تھا، 'اے صیون کی بیٹی، نہایت خوشی کر، اے یروشلم کی بیٹی، للکار۔ دیکھ، تیرا بادشاہ تیرے پاس آتا ہے۔ وہ عادل اور نجات رکھنے والا ہے، حلیم ہے، اور گدھے پر، بلکہ گدھے کے بچے پر سوار ہے۔' [زکریاہ 9:9] اگر شاگردوں کو یہ احساس ہوتا کہ مسیح عدالت اور موت کے لیے جا رہے تھے، تو وہ اس پیشگوئی کو پورا نہ کر سکتے تھے۔

اسی طرح، ملر اور اس کے ساتھیوں نے پیشگوئی پوری کی، اور وہ پیغام دیا جس کے بارے میں الہام نے پیشتر سے خبر دی تھی کہ وہ دنیا کو دیا جائے گا؛ لیکن وہ اسے نہ دے سکتے اگر وہ ان پیشگوئیوں کو پوری طرح سمجھ لیتے جو ان کی مایوسی کی نشاندہی کرتی تھیں اور ظاہر کرتی تھیں کہ خداوند کے آنے سے پہلے تمام قوموں میں ایک اور پیغام کی منادی کی جانی ہے۔ پہلے اور دوسرے فرشتوں کے پیغامات بروقت دیے گئے، اور انہوں نے وہ کام انجام دیا جسے خدا نے ان کے ذریعے انجام دینا منظور کیا تھا۔ عظیم تنازعہ، 405۔

خدا کے نبوی کلام کی غلط فہمی مسیح کے فاتحانہ داخلے کی تاریخ کے ساتھ بھی وابستہ تھی، اور 1844 میں ندائے نصف شب کے پیغام کی منادی کی متوازی تاریخ کے ساتھ بھی۔ ایک لاکھ چوالیس ہزار کے لیے لازم ہے کہ وہ "ان کی مایوسی کی نشاندہی کرنے والی نبوتوں" کو سمجھیں۔ مکاشفہ باب دس میں یوحنا کو پہلے ہی بتا دیا گیا تھا کہ چھوٹی کتاب کا پیغام جو اس کے منہ میں میٹھا ہونے والا تھا، کڑوا ہو جائے گا۔

”آئندہ کے بارے میں ہمیں کسی چیز سے خوف نہیں، سوائے اس کے کہ ہم اُس راہ کو بھول جائیں جس میں خداوند نے ہماری راہنمائی کی ہے، اور اپنی گزشتہ تاریخ میں اُس کی تعلیم کو۔“ Life Sketches, 196

ماضی میں "خداوند کی رہنمائی" کو، دیگر الہی انتظامات کے ساتھ، اس طرح پیش کیا گیا ہے کہ گویا اُس کے ہاتھ نے حساب میں ایک غلطی کو ڈھانپ دیا، کیونکہ میلرائٹس کے لیے یہ مناسب نہ تھا کہ وہ پیشگی اپنی مایوسی کو سمجھ جائیں، جس طرح یہ شاگردوں کے لیے بھی مناسب نہ تھا کہ وہ صلیب پر اپنی مایوسی کے تمام پہلوؤں کو پیشگی سمجھ لیں۔ لیکن نیم شب کی پکار کی منادی کی تاریخ کو اسی روشنی کے طور پر قرار دیا گیا ہے جو آسمان کی طرف لے جاتی ہے، اور یہ بات ایلن واٹ کی بالکل پہلی رویا میں درج ہے۔ ایک لاکھ چوالیس ہزار کے لیے ضروری ہے کہ وہ شاگردوں اور میلرائٹس کی مایوسیوں کو سمجھیں۔ اس روشنی کو ٹھکانا راستے سے گر جانا ہے۔

”راستہ کے آغاز پر اُن کے پیچھے ایک روشن نور قائم تھا، جس کے بارے میں ایک فرشتہ نے مجھے بتایا کہ وہ ’نصف اللیل کی صدا‘ ہے۔ یہ نور تمام راستہ پر چمکتا رہا اور اُن کے قدموں کے لیے روشنی دیتا رہا، تاکہ وہ ٹھوکر نہ کھائیں۔“

اگر وہ اپنی نگاہیں یسوع پر قائم رکھتے، جو ان کے عین سامنے تھا اور انہیں شہر کی طرف لے جا رہا تھا، تو وہ محفوظ رہتے۔ مگر جلد ہی بعض تھک گئے اور کہنے لگے کہ شہر بہت دور ہے، اور انہیں توقع تھی کہ وہ اس میں پہلے ہی داخل ہو چکے ہوتے۔ تب یسوع انہیں حوصلہ دیتا، اپنا جلالی دایاں بازو اٹھا کر؛ اور اس کے بازو سے ایک روشنی ظاہر ہوتی جو ظہور کے قافلے پر لہر سی بن کر چھا جاتی، اور وہ پکار اٹھتے: ’ہللوہاہ!‘ کچھ نے جلدبازی میں اپنے پیچھے والی روشنی کا انکار کیا اور کہا کہ انہیں اتنی دور تک خدا نہیں لے آیا تھا۔ پس ان کے پیچھے کی روشنی بجھ گئی، ان کے قدم کامل تاریکی میں رہ گئے، اور وہ ٹھوکر کھا گئے اور نشان راہ اور یسوع دونوں کو نظروں سے کھو بیٹھے، اور راستے سے لڑھک کر نیچے تاریک اور شریر دنیا میں جا گرے۔ عیسائی تجربہ اور تعلیمات، ایلن جی. واٹ، 57۔

اٹھواں نشان راہ آدھی رات کی پکار ہے، جس کی تمثیل مسیح کے ظفرمندانہ یروشلم میں داخلے سے ہوتی ہے۔

”نصف شب کی پکار کا دارومدار دلیل پر اتنا نہ تھا، اگرچہ کلام مقدس کے دلائل واضح اور فیصلہ کن تھے۔ اس کے ساتھ ایک ایسی محرک قوت تھی جو روح کو جھنجھوڑ دیتی تھی۔ کوئی شک نہ تھا، کوئی سوال نہ تھا۔ جب مسیح فاتحانہ طور پر یروشلم میں داخل ہوئے، تو عید منانے کے لیے ملک کے ہر حصے سے جمع ہونے والے لوگ زیتون کے پہاڑ کی طرف امد آئے، اور جب وہ اس ہجوم میں شامل ہوئے جو یسوع کی مشابعت کر رہا تھا، تو وہ اس گھڑی کے جوش سے سرشار ہو گئے اور اس نعرے کی گونج بڑھانے میں شریک ہوئے: ’خداوند کے نام سے آئے والا مبارک ہے!‘ [متی 21:9]۔ اسی طرح جوئے ایمان لوگ ایڈونٹسٹ اجتماعات میں امد آئے—کچھ تجسس سے، کچھ محض تمسخر کے لیے—انہوں نے اس پیغام کے ساتھ موجود قائل کر دینے والی قوت کو محسوس کیا: ’دیکھو، دولہا آ رہا ہے!‘” روح نبوت، جلد 4، 250، 251۔

آخری دنوں میں دانشمند کنواری ہونا نبوتی تقاضے کے مطابق لازماً اس بات کا متقاضی ہے کہ وہ دانشمند کنواریاں ایک مایوسی سے گزریں، جو بدلے میں تمثیل میں بیان کردہ تاخیر کے وقت کی ابتداء کرتی ہے۔ تاخیر کے اس وقت کے تجربے کے بغیر آپ نہ دانشمند کنواری ہیں نہ احمق کنواری۔

”متی 25 کی دس کنواریوں کی تمثیل بھی ایڈونٹسٹ لوگوں کے تجربے کی تصویر پیش کرتی ہے۔“ عظیم نزاع، 393۔

بر صورت، آخری ایام کی عقل مند کنواریوں کو ایک ایسی مایوسی کا سامنا کرنا ہوگا جو 19 اپریل 1844 کے مشابہ ہو، کیونکہ تمثیل کا تجربہ دراصل وہی تجربہ ہے جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کا ہے، جنہیں یوحنا مکاشفہ میں کنواریاں قرار دیتا ہے۔

یہ وہ ہیں جنہوں نے عورتوں سے اپنے آپ کو ناپاک نہیں کیا کیونکہ وہ کنوارے ہیں۔ یہ وہ ہیں جو برہ کے پیچھے پیچھے جہاں کہیں وہ جاتا ہے چلتے ہیں۔ یہ آدمیوں میں سے خرید لیے گئے ہیں اور خدا اور برہ کے لیے پہلوٹھی ٹھہرے۔ مکاشفہ 14:4۔

مسیح کی کتنی تمثیلیں ایسی ہیں جن کے بارے میں براہ راست اور خاص طور پر یہ کہا گیا ہے کہ وہ حرف بہ حرف پوری ہوئی ہیں؟ ہر تمثیل حرف بہ حرف پوری ہوگی، لیکن دس کنواریوں کی تمثیل کے بارے میں خاص طور پر یہ واضح کیا گیا ہے کہ وہ ماضی میں "حرف بہ حرف" پوری ہو چکی ہے اور مستقبل میں بھی پوری ہوگی۔ اس کا موازنہ تیسرے فرشتے سے کیا گیا ہے، جو 1844 سے آگے حاضرہ سچائی کے طور پر برقرار رہے گا، یہاں تک کہ میکائیل کھڑا ہو جائے اور انسانی آزمائشی مہلت ختم ہو جائے۔

"اکثر میری توجہ دس کنواریوں کی تمثیل کی طرف دلائی جاتی ہے، جن میں سے پانچ عقلمند تھیں اور پانچ نادان۔ یہ تمثیل لفظ بلفظ پوری ہوئی ہے اور ہوگی، کیونکہ اس کا ایک خاص اطلاق اسی زمانہ پر ہے، اور تیسرے فرشتہ کے پیغام کی مانند، یہ پوری ہوئی ہے اور زمانہ کے اختتام تک حال کی سچائی کے طور پر قائم رہے گی۔" Review and Herald, August 19, 1890.

اختتام زمانہ تک، دس کنواریوں کی تمثیل موجودہ سچائی ہے، اور آدھی رات کی پکار پھر حرف بہ حرف پوری ہوگی۔

"ایک دنیا ہے جو شرارت، فریب اور گمراہی میں، بلکہ موت کے عین سایہ میں پڑی ہوئی ہے—سوئی ہوئی، سوئی ہوئی۔ کون ہیں جو انہیں بیدار کرنے کے لیے جان کا درد محسوس کرتے ہیں؟ کون سی آواز ان تک پہنچ سکتی ہے؟ میرا ذہن مستقبل کی طرف لے جایا گیا، جب یہ صدا دی جائے گی: 'دیکھو، دولہا آتا ہے؛ اس کے استقبال کے لیے نکلو۔' لیکن بعض ایسے ہوں گے جنہوں نے اپنے چراغوں کی بھرپائی کے لیے تیل حاصل کرنے میں تاخیر کی ہوگی، اور وہ بہت دیر سے یہ پائیں گے کہ سیرت، جس کی نمائندگی تیل کرتا ہے، منتقل نہیں کی جا سکتی۔" ریویو اینڈ ہیرلڈ، 11 فروری، 1896۔

نصف شب کی پکار، ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تحریک کے افق پر اگلا سنگ میل ہے۔ اس سنگ میل کے ساتھ وہ ایذا رسانی وابستہ ہے جو اتوار کے قانون سے پہلے وفاداروں کے خلاف شروع ہوتی ہے۔ وہ ایذا رسانی بیرونی بھی ہے اور اندرونی بھی، اور اندرونی ایذا رسانی میں دو جداگانہ علامتیں شامل ہیں۔ ان علامتوں میں سے ایک یہوداہ ہے اور دوسری سنہدرین۔

نواں مسیحائی نشان راہ تیس چاندی کے سکوں کے عوض غداری ہے

تب وہ بات پوری ہوئی جو نبی یرمیاہ کے وسیلہ سے کہی گئی تھی کہ: اور انہوں نے چاندی کے تیس سکے—اس کی قیمت جو ٹھہرائی گئی تھی، جس کی قیمت بنی اسرائیل نے ٹھہرائی تھی—لے لیے، اور انہیں کمہار کے کھیت کے لیے دے دیا، جیسا کہ خداوند نے مجھے حکم دیا تھا۔ متی ۲۷:۹، ۱۰۔

پیش گوئی

اور میں نے ان سے کہا، اگر تم مناسب سمجھتے ہو تو میری قیمت مجھے دے دو؛ اور اگر نہیں، تو باز رہو۔ پس انہوں نے میری قیمت کے لیے تیس چاندی کے سکے تولے۔ اور خداوند نے مجھ سے کہا، انہیں کمہار کی طرف پھینک دے: کیا ہی عمدہ قیمت ہے جس پر انہوں نے میری قدر کی۔ سو میں نے

تیس چاندی کے سکے لیے اور خداوند کے گھر میں انہیں کمہار کی طرف پھینک دیے۔ زکریا 11:12،
13۔

یہوداہ کی غداری جعلی کاہنوں کی غداری کی نمائندگی کرتی ہے، کیونکہ تیس کا عدد کاہنوں کی عمر کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ وہ کاہن، جو لاوی بھی ہیں، عہد کے فرشتے کے ذریعے سونے اور چاندی کی طرح خالص کیے جاتے ہیں۔ یہوداہ کے چاندی کے تیس ٹکڑے اتوار کے قانون کے وقت جھوٹے کاہنوں کی پاک کاری کی نمائندگی کرتے ہیں؛ اگرچہ یہوداہ صلیب سے ذرا پہلے ہی مر گیا، پھر بھی وہی دن تھا۔ یہوداہ سنہدرین کی علامت نہیں؛ وہ اُس شخص کی علامت ہے جسے مسیح کے شاگردوں میں شمار کیا جاتا تھا۔

مسیح کے شاگرد ہونے کے ناتے، آپ یسوع کے مسح کے بھی شاگرد تھے۔ اس کے بیتسمہ کے وقت ہونے والے مسح نے یسوع کا نام بدل کر یسوع مسیح کر دیا، کیونکہ مسیح کا مطلب ہے 'مسح کیا ہوا'۔ پھر اس کا نام بدل گیا، کیونکہ تب اسے ایک ہفتے تک بہتوں کے ساتھ عہد کی تصدیق کرنی تھی، اور عہد کے رشتے کی ایک اہم علامت نام کی تبدیلی ہے۔ یسوع کو اس کے بیتسمہ میں قدرت سے مسح کیا گیا۔ مسیح کا شاگرد ہونا اس بات کے مترادف تھا کہ آپ اس کے بیتسمہ کے بھی شاگرد تھے۔ اسی کے بیتسمہ میں وہ قدرت سے مسح کیا گیا تھا۔ متی 16:18 میں پطرس کے بیان کو مسیحی الہیات کی دنیا میں 'مسیحی اقرار ایمان' کہا جاتا ہے۔ یہ الہیات دانوں اور محققین کے درمیان بحث کے بڑے موضوعات میں سے ایک ہے۔ عمومی طور پر، الہیات دانوں اور محققین کی بحث کسی ایسی بات کی نشاندہی کرتی ہے جو یا تو غیر اہم ہوتی ہے یا شاید معمولی اہمیت رکھتی ہے، مگر بات بہرحال یہی ہے کہ مسیحیت سمجھتی ہے کہ جب یسوع کا مسح ہوا تو وہ تب مسیح بنا۔

اُس نے اُن سے کہا، لیکن تم کیا کہتے ہو کہ میں کون ہوں؟ اور شمعون پطرس نے جواب دیا اور کہا،
تو مسیح ہے، زندہ خدا کا بیٹا۔ متی 16:15، 16۔

پطرس کا اصل نام اسی حقیقت کو بیان کرتا تھا، کیونکہ شمعون بر یوناہ کا مطلب 'وہ جو کبوتر کے پیغام کو سنتا ہے' ہے، جو اس کے بیتسمہ کا پیغام تھا۔ اس کا بیتسمہ ۹/۱۱ سے مطابقت رکھتا ہے، اور یہوداہ اُن لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے جنہوں نے کسی مرحلے پر ۹/۱۱ کی سمجھ رکھنے کا اقرار کیا، مگر راہ میں بھٹک جاتے ہیں۔ یہوداہ سنہدرین کی علامت نہیں ہے، کیونکہ وہ لاودیکہ کی سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ کلیسیا کی نمائندگی کرتے ہیں۔ یہوداہ نے سنہدرین کے لیے گواہی دی، لیکن سنہدرین کی بغاوت کی رمزیت یہوداہ کی بغاوت سے مختلف ہے۔ سنہدرین کی بغاوت کا اظہار درج ذیل خواب میں ہوتا ہے۔

میں نے اپنی تحریریں سمیٹ لیں، اور ہم اپنے سفر پر روانہ ہو گئے۔ راستے میں ہم نے اورنج میں دو اجلاس منعقد کیے اور ہمیں اس بات کے شواہد ملے کہ کلیسیا کو فائدہ پہنچا اور حوصلہ افزائی ہوئی۔ ہم خود بھی روح خداوند سے تازہ دم ہوئے۔ اس رات میں نے خواب دیکھا کہ میں بیٹل کریک میں تھا اور دروازے کے پہلو میں لگے شیشے سے باہر دیکھ رہا تھا اور دیکھا کہ ایک جماعت دو دو کر کے گھر کی طرف بڑھتی چلی آ رہی ہے۔ وہ سخت گیر اور پرعزم دکھائی دیتے تھے۔ میں انہیں اچھی طرح جانتا تھا اور ان کا استقبال کرنے کے لیے بیٹھک کا دروازہ کھولنے کو پلٹا، مگر سوچا کہ ایک بار پھر دیکھ لوں۔ منظر بدل گیا تھا۔ اب وہ جماعت کسی کیتھولک جلوس کی سی صورت میں تھی۔ ایک کے ہاتھ میں صلیب تھی، دوسرے کے ہاتھ میں سرکنڈا۔ اور جب وہ نزدیک آئے تو جس کے ہاتھ میں سرکنڈا تھا اس نے گھر کے گرد ایک چکر لگایا اور تین بار کہا: 'یہ گھر ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ سامان ضبط کرنا ہوگا۔ انہوں نے ہمارے مقدس سلسلے کے خلاف بات کی ہے۔' دہشت نے مجھے آگھیرا، اور میں گھر کے اندر سے دوڑتا ہوا شمالی دروازے سے باہر نکلا اور خود کو ایک جماعت کے بیچ پایا، جن میں سے بعض کو میں جانتا تھا، مگر دغا دیے جانے کے خوف سے میں نے ان سے ایک لفظ کہنے کی بھی جسارت نہ کی۔ میں نے ایک ایسی گوشہ تنہائی تلاش کرنے کی

کوشش کی جہاں میں رو بھی سکوں اور دعا بھی کر سکوں، اور جہاں جدھر بھی مڑوں مجھے ے تاب، تجسس سے بھری نگاہوں کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ میں بار بار دہراتا رہا: 'کاش میں اسے سمجھ سکتا! اگر وہ مجھے بتا دیں کہ میں نے کیا کہا ہے یا کیا کیا ہے!'

جب میں نے دیکھا کہ ہمارا سامان ضبط کیا جا رہا تھا تو میں بہت روئی اور بہت دعا کی۔ میں نے اپنے اردگرد کے لوگوں کی نظروں میں اپنے لیے ہمدردی یا ترس ڈھونڈنے کی کوشش کی، اور کئی چہروں کے تاثرات نوٹ کیے جن کے بارے میں میرا خیال تھا کہ اگر انہیں یہ خوف نہ ہوتا کہ دوسرے دیکھ لیں گے تو وہ مجھ سے بات کرتے اور مجھے تسلی دیتے۔ میں نے ہجوم سے نکلنے کی ایک کوشش کی، مگر جب دیکھا کہ مجھ پر نظر رکھی جا رہی ہے تو میں نے اپنا ارادہ چھپا لیا۔ میں بلند آواز سے رونے لگی اور کہنے لگی: 'اگر وہ صرف مجھے بتا دیں کہ میں نے کیا کہا ہے یا کیا کہا ہے!' میرے شوہر، جو اسی کمرے میں ایک بستر پر سو رہے تھے، نے میری بلند آواز میں رونے کی آواز سنی اور مجھے جگا دیا۔ میرا تکیہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا، اور مجھ پر گہری اداسی طاری تھی۔ ٹیسٹیمونیز، جلد 1، 577، 578۔

اگر ہم اس اصول کو لاگو کریں کہ نبی جن دنوں میں وہ زندہ تھے اُن کی نسبت آخری ایام کے بارے میں زیادہ بولتے ہیں، تو سیونٹھ ڈے ایڈونٹسٹ چرچ کے رہنماؤں کے لیے ایک نہایت سنجیدہ سوال اٹھتا ہے۔ سسٹر واٹ نے اپنی "تحریریں" "سمیٹ لیں" اور بیٹل کریک کی طرف واپسی کے سفر کا آغاز کیا۔ اس وقت بیٹل کریک اس کام کا مرکز تھا، جیسے آج ٹاکوما پارک ہے، یا مسیح کے زمانے میں یروشلم تھا۔ اپنی تحریروں کے بارے میں درپیش کشمکش کو بیان کرنے کے بعد، انہوں نے سفر کے لیے اپنی تحریریں سمیٹ لیں۔ ان کے خواب کا پس منظر ان کی تحریروں کے بارے میں ہے۔ یہ کشمکش شہر رائٹ میں پیش آئی۔

رائٹ میں قیام کے دوران ہم نے شماره 11 کے لیے میرا مسودہ اشاعت کے دفتر بھیج دیا تھا، اور اجلاس سے فارغ اوقات میں میں تقریباً ہر لمحہ شماره 12 کے لیے مواد قلم بند کرتا تھا۔ رائٹ میں کلیسیا کی خدمت کے دوران میری جسمانی اور ذہنی توانائیاں سخت طور پر صرف ہو چکی تھیں۔ مجھے محسوس ہوتا تھا کہ مجھے آرام ملنا چاہیے، لیکن مجھے راحت کا کوئی موقع نظر نہیں آتا تھا۔ میں ہفتے میں کئی بار لوگوں سے خطاب کرتا تھا، اور ذاتی گواہیوں کے بہت سے صفحات لکھتا تھا۔ روحوں کا بوجھ میرے دل پر تھا، اور جو ذمہ داریاں میں محسوس کرتا تھا وہ اتنی بھاری تھیں کہ میں ہر رات بمشکل چند گھنٹے ہی سو پاتا تھا۔

بولنے اور لکھنے کی اسی مشقت میں مصروف تھی کہ مجھے بیٹل کریک سے مایوس کن نوعیت کے خطوط موصول ہوئے۔ انہیں پڑھتے ہوئے مجھے ایسی ناقابل بیان افسردگی خاطر محسوس ہوئی جو ذہنی عذاب تک جا پہنچی اور کچھ دیر کے لیے میرے قوائے حیات کو گویا مفلوج کرتی محسوس ہوئی۔ تین راتوں تک مجھے تقریباً نیند نہ آئی۔ میرے خیالات پریشان اور الجھے ہوئے تھے۔ جس ہمدرد خاندان کے ہاں ہم ٹھہرے ہوئے تھے، میں نے اپنی کیفیت کو جہاں تک ممکن ہوا اپنے شوہر اور ان سے چھپائے رکھا۔ جب میں صبح و شام کی عبادت میں خاندان کے ساتھ شامل ہوتی تو کسی کو میری محنت یا ذہنی بوجھ کا علم نہ ہوتا، اور میں اپنا بار اُس عظیم باربردار کے سپرد کرنے کی سعی کرتی۔ مگر میری التجائیں ایک ایسے دل سے نکلتی تھیں جو کرب میں چور تھا، اور بے قابو غم کے باعث میری دعائیں ٹوٹی پھوٹی اور بے ربط ہو جاتی تھیں۔ خون میرے دماغ کی طرف یوں لپکتا کہ میں اکثر لڑکھڑا جاتی اور قریب تھا کہ گر پڑوں۔ مجھے اکثر ناک سے خون بہتا، بالخصوص لکھنے کی کوشش کے بعد۔ مجھے مجبوراً لکھنا چھوڑنا پڑا، مگر جو اضطراب اور ذمہ داری کا بوجھ مجھ پر تھا اسے نہ اتار سکی، کیونکہ مجھے احساس تھا کہ میرے پاس دوسروں کے لیے گواہیاں تھیں جنہیں میں ان تک پہنچانے سے قاصر تھی۔

مجھے ایک اور خط موصول ہوا، جس میں مجھے یہ اطلاع دی گئی کہ نمبر 11 کی اشاعت کو اس وقت تک مؤخر کرنا مناسب سمجھا گیا ہے جب تک میں ہیلتھ انسٹی ٹیوٹ کے بارے میں وہ باتیں

تحریر نہ کر دوں جو مجھے دکھائی گئی تھیں، کیونکہ اس منصوبے کے ذمہ داران کو وسائل کی سخت کمی لاحق تھی اور بھائیوں کو متحرک کرنے کے لیے میرے بیان کے اثر کی ضرورت تھی۔ تب میں نے انسٹی ٹیوٹ کے بارے میں دکھائی گئی باتوں کا ایک حصہ لکھ دیا، لیکن دماغ پر خون کے دباؤ کے باعث پورا موضوع تحریر نہ ہو سکا۔ اگر مجھے اندازہ ہوتا کہ نمبر 12 اتنی دیر تک مؤخر ہو جائے گا، تو کسی صورت نمبر 11 میں شامل مواد کا وہ حصہ ارسال نہ کیا جاتا۔ میں نے سمجھا تھا کہ چند روز آرام کے بعد دوبارہ لکھنا ممکن ہو جائے گا۔ مگر مجھے شدید رنج کے ساتھ معلوم ہوا کہ دماغ کی حالت نے لکھنا ناممکن بنا دیا ہے۔ عمومی ہوں یا شخصی، بیانات لکھنے کا خیال ترک کر دیا گیا، اور انہیں نہ لکھ سکنے کے باعث مجھے مسلسل اذیت رہتی تھی۔

اس صورت حال میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ ہم بیٹل کریک واپس جائیں گے اور وہاں ٹھہریں گے جب تک سڑکیں کیچڑ آلود اور ٹوٹی پھوٹی حالت میں رہیں، اور یہ کہ میں وہیں نمبر 12 مکمل کروں گی۔ میرے شوہر بیٹل کریک میں اپنے بھائیوں سے ملنے، ان سے گفتگو کرنے اور اس کام میں ان کے ساتھ خوشی منانے کے لیے بہت بے تاب تھے جو خدا ان کے لیے کر رہا تھا۔ میں نے اپنی تحریریں سمیٹیں، اور ہم اپنے سفر پر روانہ ہو گئے۔ ... شہادتیں، جلد 1، 576، 577.

آخری ایام میں، سیونٹھ ڈے ایڈونٹسٹ چرچ کی قیادت، جس کی نمائندگی بیٹل کریک اور وہ لوگ کرتے تھے جنہیں وہ "اچھی طرح جانتی تھی"، ایک کیتھولک جلوس میں بدل گئی۔ سیونٹھ ڈے ایڈونٹسٹ چرچ کی قیادت ایک کیتھولک جلوس میں بدل گئی۔ خواب میں وہ "دو دو" کر کے آئے، ایک کے ہاتھ میں سرکنڈا، دوسرے کے ہاتھ میں صلیب۔ انہوں نے گھر کے گرد ایک دائرہ کھینچا اور تین بار اعلان کیا، "یہ گھر ممنوع قرار دیا جاتا ہے۔ سامان ضبط کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے ہمارے مقدس آرڈر کے خلاف بات کی ہے۔" "گھر" کے اندر وہ "سامان" کیا ہیں جنہیں بیٹل کریک کے کیتھولک رہنماؤں نے "ضبط" کیا؟ کیتھولک چرچ کے کس "مقدس آرڈر" کے خلاف "بات کی گئی" تھی؟

زیادہ براہ راست سوال یوں ہو سکتا ہے: "انکویریشن میں قیادت کس کیتھولک راہبانی سلسلے نے کی؟" انکویریشن کا آغاز ڈومینیکن راہبانی سلسلے سے ہوا، یسوعیوں کے تاریخ میں آنے سے پہلے؛ لیکن جب یسوعی شامل ہوئے تو وہی راہبانی سلسلہ ظلم اور خونریزی کا علمبردار بن گیا۔

تمام عالم مسیحیت میں پروٹسٹنٹ ازم کو سخت دشمنوں کے سنگین خطرات لاحق تھے۔ اصلاح مذہب کی ابتدائی فتوحات کے بعد، روم نے نئی قوتیں جمع کیں، اس امید پر کہ وہ اسے بالکل تباہ کر دے۔ اسی زمانے میں یسوعیوں کی جماعت قائم کی گئی—پاپائیت کے تمام علمبرداروں میں سب سے زیادہ سفاک، بے اصول اور طاقتور۔ دنیاوی رشتوں اور انسانی مفادات سے کٹے ہوئے، فطری محبت کے تقاضوں سے بے پروا، اور عقل و ضمیر کلیتاً خاموش، انہیں اپنی جماعت کے سوا کوئی قانون یا بندھن معلوم نہ تھا، اور اس کی طاقت بڑھانے کے سوا کوئی فرض نہ تھا۔ انجیل مسیح نے اپنے پیروکاروں کو یہ قوت بخشی تھی کہ وہ خطرات کا سامنا کریں اور دکھ برداشت کریں—سردی، بھوک، مشقت اور افلاس سے بے مرعوب ہو کر—اور شکنجے، قید خانے اور سولی کے مقابل بھی حق کا پرچم بلند رکھیں۔ ان قوتوں کا توڑ کرنے کو یسوعیت نے اپنے پیروکاروں میں ایسا جنون پیدا کیا جس نے انہیں اسی طرح کے خطرات جھیلنے کے قابل بنایا، اور حق کی طاقت کے مقابل فریب کے تمام ہتھیار برتنے پر آمادہ کیا۔ ان کے لیے کوئی جرم اتنا بڑا نہ تھا جیسے وہ کر نہ سکیں، کوئی فریب اتنا پست نہ تھا جیسے وہ برت نہ لیں، کوئی بھیس اتنا دشوار نہ تھا جیسے وہ اختیار نہ کر سکیں۔ دائمی فقر و فروتنی کے عہد کے باوجود، ان کا مطمح نظر دولت اور اقتدار سمیٹنا تھا، تاکہ پروٹسٹنٹ ازم کا تختہ الٹ دیں اور پاپائی بالادستی کو از سر نو قائم کریں۔

جب وہ اپنے سلسلے کے ارکان کی حیثیت سے ظاہر ہوتے تھے، تو تقدس کا لباس اوڑھتے، جیلوں اور اسپتالوں کا دورہ کرتے، بیماروں اور غریبوں کی خدمت کرتے، دنیا ترک کرنے کا دعویٰ کرتے، اور نیکی بانٹتے پھرنے والے عیسیٰ مسیح کا مقدس نام اپنے ساتھ لیے ہوتے۔ لیکن اس بے داغ ظاہری لبادے

کے نیچے اکثر نہایت مجرمانہ اور جان لیوا مقاصد چھپے ہوتے تھے۔ اس سلسلے کا ایک بنیادی اصول یہ تھا کہ مقصد ذرائع کو جائز ٹھہراتا ہے۔ اس ضابطے کے تحت جھوٹ، چوری، جھوٹی گواہی اور خفیہ قتل نہ صرف قابل معافی بلکہ قابل تحسین شمار ہوتے تھے، جب وہ کلیسا کے مفادات کی خدمت کرتے۔ مختلف بھیس بدل کر یسوعیوں نے ریاستی مناصب تک رسائی حاصل کی، یہاں تک کہ بادشاہوں کے مشیر بن بیٹھے اور اقوام کی پالیسی کی تشکیل کرنے لگے۔ وہ خادم بن کر اپنے آقاؤں پر جاسوسی کرتے۔ انہوں نے شہزادوں اور امراء کے بیٹوں کے لیے کالج اور عام لوگوں کے لیے اسکول قائم کیے؛ اور پروٹسٹنٹ والدین کے بچوں کو پاپائی رسومات کی پابندی کی طرف کھینچ لیا جاتا تھا۔ پاپائی عبادت کی تمام بیرونی شان و شوکت اور نمود و نمائش کو ذہن الجھانے اور تخیل کو خیرہ و مسحور کرنے کے لیے بروئے کار لایا جاتا تھا، اور یوں وہ آزادی جس کے لیے آباؤ اجداد نے محنت کی اور خون بہایا تھا، بیٹوں ہی نے اس سے غداری کی۔ یسوعی تیزی سے پورے یورپ میں پھیل گئے، اور جہاں جہاں وہ گئے، وہاں پاپائیت کا احیا ہوا۔

انہیں زیادہ طاقت دینے کے لیے، انکیوزیشن کو دوبارہ قائم کرنے کا ایک پاپائی فرمان جاری کیا گیا۔ اس کے باوجود کہ اسے عام نفرت و بیزاری کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا، حتیٰ کہ کیتھولک ممالک میں بھی، اس ہولناک عدالت کو پاپائی حکمرانوں نے دوبارہ قائم کیا، اور اس کی خفیہ تہ خانوں میں ایسی سفاکیاں پھر سے دہرائی گئیں جو دن کی روشنی کی تاب نہ لا سکیں۔ کئی ممالک میں، قوم کے چنیدہ ترین افراد میں سے ہزاروں پر ہزاروں—سب سے پاکیزہ اور شریف، سب سے ذہین اور اعلیٰ تعلیم یافتہ، دیندار اور وقف دین پادری، محنتی اور محب وطن شہری، درخشاں علما، باصلاحیت فنکار، ماہر دستکار—قتل کر دیے گئے یا دوسرے ملکوں کی طرف ہجرت پر مجبور کر دیے گئے۔

"یہ وہ ذرائع تھے جنہیں روم نے اصلاح مذہب کی روشنی بجھانے، لوگوں سے بائبل چھین لینے اور قرون وسطیٰ کے تاریک دور کی جہالت اور توہم پرستی کو پھر سے قائم کرنے کے لیے اختیار کیا تھا۔ لیکن خدا کی برکت اور اُن شریف النفس مردوں کی محنتوں کے باعث، جنہیں اُس نے لوتھر کے جانشین بنا کر اٹھایا تھا، پروٹسٹنٹ ازم مغلوب نہ ہوا۔ نہ اس کی قوت حکمرانوں کی مہربانی کی مرہون منت تھی، نہ اُن کی شمشیر و سپاہ کی۔ سب سے چھوٹی ریاستیں، سب سے فروتن اور کمزور قومیں اس کے گڑھ بن گئیں۔ یہ تھی چھوٹی سی جینیوا، جو اپنی تباہی کے منصوبے باندھنے والے زور اور دشمنوں کے بیچ گھری ہوئی تھی؛ یہ تھا ہالینڈ، شمالی سمندر کے کنارے اپنی ریتلی پٹیوں پر، جو ہسپانیہ کے جبر کے خلاف برسرِ پیکار تھا—ہسپانیہ جو اُس وقت مملکتوں میں سب سے عظیم اور سب سے دولت مند تھا؛ یہ تھی سرد و بنجر سویڈن، جس نے اصلاح مذہب کے لیے فتوحات حاصل کیں۔" عظیم کشمکش، 234، 235۔

کیتھولک کلیسا نے لوگوں سے بائبل چھپانے کے لیے ہر ممکن کوشش کی، یہ دعویٰ کر کے کہ ان کی بت پرستانہ روایات اور رسوم خدا کے کلام سے برتر ہیں۔ لودیکیائی ایڈونٹسٹ تحریک کے رہنما ایلن وانٹ کی تحریروں کے معاملے میں مخالفین کو عدالت میں نہیں لے جائیں گے، لیکن بیٹل کریک کے رہنما ہونے کا دعویٰ کرنے والے کیتھولک ایسا کریں گے۔ کیتھولکیت کے درندے کی اصل ماہیت یہی ہے کہ مذہبی مقاصد کی تکمیل کے لیے دنیوی طاقت کو بروئے کار لایا جائے۔ جب ایڈونٹسٹ تحریک نے اپنے اداروں کے انتظام کے لیے قانونی دنیوی طاقت حاصل کرنے کی کوشش کی، تو ان کے "مقدس نظم" کے ثمرات ظاہر ہو گئے۔

ہسپانوی انکوئزیشن کی آٹو دا فے (ایمان کا عمل) کی رسومات کے سیاق میں، سرکنڈا اور صلیب مسیح کی مصلوبیت سے جڑے علامتی عناصر کے طور پر نظر آتے ہیں۔ سرکنڈا اس جعلی شاہی عصا کی طرف اشارہ کرتا ہے جو کانٹوں کا تاج پہنائے جانے کے دوران یسوع کے ہاتھ میں تھمایا گیا تھا، جسے رومی سپاہیوں نے اُس پر ضرب لگانے کے لیے استعمال کیا، اور جو تمسخر، اذیت اور تحقیر کی علامت

آٹو-دا-فے کے جلوسوں میں صلیب نمایاں طور پر شامل ہوتی ہے۔ ایک سبز صلیب (جو اکثر سیاہ کریپ سے ڈھکی ہوتی تھی) انکوئزیشن کی علامت کے طور پر استعمال ہوتی تھی، جسے ایک علیحدہ تیاری کے جلوس میں ایک دن پہلے اٹھایا جاتا تھا اور تقریب کے دوران دکھایا جاتا تھا۔ یہ ٹریبونل کے اختیار کی علامت تھی۔

اموال کی ضبطی سے مراد سزا یافتہ شخص کی جائیداد کا مصادره (یعنی قرق یا تحریم) ہے، جو ٹریبونل کی مالی اعانت اور بدعت کو سزا دینے کے لیے انکوئزیشن میں ایک عام سزا تھی۔ اس کا اعلان آٹو دا فے کی سزاؤں میں علانیہ کیا جاتا تھا، جس میں عوامی ذلت اور بازدارانہ اثر کو نمایاں کیا جاتا تھا۔

ایلن جی۔ واٹ کی تحریریں واضح اور قطعی طور پر اس قیادت کی مذمت کرتی ہیں جو گائے جا رہے تانکستان کے گیت کو خاموش کرنے کی کوشش میں اس کی تحریروں پر پابندی عائد کرے گی، مگر یہ ایک ناپاک جماعت کا آخری اقدام ہوگا، بالکل اس سے پہلے کہ وہ اتوار کے قانون کے موقع پر اپنے کردار کھلے عام ظاہر کریں۔ ایک "کیتھولک جلوس" سورج کو سجدہ کرنے والے پچیس قدیم مردوں کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔ ذیل کے چار پیراگراف میں، پہلا پیراگراف "خدا کے کہلانے والے لوگ" کو "آخری ایام" میں پیش کرتا ہے۔ یہ عبارت واضح طور پر سکھاتی ہے کہ آخری ایام میں، سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ پادری "کلیساؤں اور کھلی فضا میں ہونے والے بڑے اجتماعات" میں لوگوں پر "ہفتے کے پہلے دن کی پابندی" کی ضرورت پر زور دیں گے۔

خداوند کو ان آخری دنوں میں اپنے آپ کو اس کے لوگ کہنے والوں سے ایک اختلاف ہے۔ اس اختلاف میں ذمہ دار عہدوں پر فائز لوگ وہ روش اختیار کریں گے جو نعمیہ کی اختیار کردہ روش کے بالکل برعکس ہوگی۔ وہ نہ صرف خود سبت کو نظرانداز کریں گے اور اس کی تحقیر کریں گے، بلکہ اسے رسم و رواج اور روایت کے کوڑا کرکٹ کے نیچے دفن کر کے دوسروں کو بھی اس سے محروم رکھنے کی کوشش کریں گے۔ کلیساؤں میں اور کھلے میدانوں میں ہونے والے بڑے اجتماعات میں، واعظین لوگوں پر ہفتے کے پہلے دن کی پابندی کی ضرورت پر زور دیں گے۔ سمندر اور خشکی پر آفتیں ہیں؛ اور یہ آفتیں بڑھتی جائیں گی، ایک مصیبت کے فوراً بعد دوسری آتی جائے گی؛ اور سبت کے باضمیر پاسداروں کا وہ چھوٹا سا گروہ ان لوگوں کے طور پر نشاندہی کیا جائے گا جو اتوار کی بے اعتنائی کے سبب خدا کے قہر کو دنیا پر لے آ رہے ہیں۔

اس میں واضح طور پر سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹوں کی نشاندہی "خدا کے دعویدار لوگ" کے طور پر کی جا رہی ہے، جو اتوار کی پابندی کی ترغیب دیں گے، اور یہ بھی کہ وہ "سبت کے باوجدانی پابندوں کے چھوٹے سے گروہ" کی "نشاندہی" کریں گے۔ اگلے پیراگراف میں وہ اس بات پر زور دیتی ہے کہ گزشتہ ادوار کا ظلم و ستم دوبارہ دہرایا جائے گا۔ پچھلا پیراگراف اس بات پر ختم ہوا کہ اُس نے "خدا کے دعویدار لوگوں" کو ان لوگوں کے مقابل رکھا جنہیں وہ سبت کے باوجدانی پابند کہتی ہے۔ پھر وہ ماضی کی تاریخوں کا حوالہ دیتی ہے اور خبردار کرتی ہے کہ یہ تاریخیں آخری ایام میں دہرائی جائیں گی۔ وہ اس بارے میں بالکل واضح ہے۔

شیطان اس باطل کی ترغیب دیتا ہے تاکہ وہ دنیا کو اسیر بنا لے۔ اس کا منصوبہ ہے کہ لوگوں کو گمراہی قبول کرنے پر مجبور کرے۔ وہ تمام باطل مذاہب کی اشاعت میں سرگرم کردار ادا کرتا ہے، اور گمراہ کن عقائد نافذ کرنے کی کوششوں میں کسی حد پر نہیں رکے گا۔ مذہبی جوش و خروش کی آڑ میں، لوگ جو اس کی روح کے زیر اثر ہیں، اپنے ہم نوع انسانوں کے لیے رحم ترین اذیتیں ایجاد کی ہیں اور ان پر نہایت ہولناک تکالیف مسلط کی ہیں۔ شیطان اور اس کے کارندے اب بھی اسی روح کے حامل ہیں؛ اور ماضی کی تاریخ ہمارے زمانے میں دوبارہ دہرائی جائے گی۔

ایسے مرد بھی ہیں جنہوں نے بدی کو انجام دینے کا پکا ارادہ کر لیا ہے؛ دل کے تاریک گوشوں میں انہوں نے طے کر رکھا ہے کہ کون سے جرائم وہ کریں گے۔ یہ لوگ خود فریبی کے شکار ہیں۔ انہوں نے خدا کے عظیم اصول حق کو مسترد کر دیا ہے، اور اس کی جگہ اپنا ایک معیار قائم کر لیا ہے، اور اسی معیار پر خود کو پرکھ کر اپنے آپ کو مقدس ٹھہراتے ہیں۔ خداوند انہیں اجازت دے گا کہ وہ اپنے دلوں میں جو کچھ ہے اسے ظاہر کریں، کہ وہ اس آقا کی روح کے مطابق عمل کریں جو انہیں قابو میں رکھتا ہے۔ وہ انہیں یہ بھی کرنے دے گا کہ وہ اس کے قانون سے اپنی نفرت ان لوگوں کے ساتھ اپنے سلوک میں دکھائیں جو اس کے تقاضوں کے وفادار ہیں۔ وہ اسی مذہبی جنون کے جذبے سے متحرک ہوں گے جس نے اُس ہجوم کو اکسایا تھا جس نے مسیح کو مصلوب کیا تھا؛ کلیسا اور ریاست اسی فاسد ہم آہنگی میں متحد ہو جائیں گے۔

آج کی کلیسیا نے قدیم یہودیوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے، جنہوں نے اپنی روایات کے لیے خدا کے احکام کو ایک طرف رکھ دیا تھا، ان کی پیروی کی ہے۔ اس نے فریضہ بدل دیا، ابدی عہد کو توڑ دیا، اور اب بھی، جیسے اُس وقت تھا، تکرر ہے ایمانی اور بے وفائی اس کے نتائج ہیں۔ اس کی حقیقی حالت موسیٰ کے گیت کے ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے: 'انہوں نے اپنے آپ کو بگاڑ لیا ہے؛ ان کا داغ اُس کی اولاد کا داغ نہیں؛ وہ کجرو اور ٹیڑھی نسل ہیں۔ اے بے وقوف اور بے فہم قوم! کیا تم یوں خداوند کا بدلہ دیتے ہو؟ کیا وہ تیرا باپ نہیں جس نے تجھے مول لیا؟ کیا اُس نے تجھے بنایا اور قائم نہ کیا؟' Review and Herald, March 18, 1884.

روح نبوت میں ایک کے بعد ایک عبارت خدا کے وفاداروں پر آخری ایام کے ظلم و ستم کی نشاندہی کرتی ہے، اور جس "آج کی کلیسیا" کی وہ نشان دہی کرتی ہے وہ عمومی مسیحیت نہیں، بلکہ وہی کلیسیا ہے جسے وہ بارہا یہودی کلیسیا کے نمونے پر قرار دیتی ہے۔ اس کی تحریروں کے یہ واضح مقامات ہی ساتویں روزہ ایڈونٹسٹ کلیسیا کے لیے یہ محرک بنے کہ وہ بہن واٹھ کی تحریروں پر پابندیاں عائد کرنے کی کوشش کرے، جیسا کہ اس کا خواب نہایت موزوں طور پر ظاہر کرتا ہے۔ اس کی تحریروں کے خلاف ان کے اقدامات دراصل اس کے گھر کے انہی نمایاں مال و اسباب پر قدغن لگانا تھے جنہیں بیٹل کریک کے وہ راہنما—جو کیتھولکیت کے ایک مقدس راہبانہ سلسلے میں بدل گئے—ممنوع ٹھہرانے والے تھے۔ اس کی تحریروں پر ان کا حملہ یرمیاہ کی تحریروں پر حملے سے بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ ایلن واٹھ کا خواب یرمیاہ کی تحریروں کے جلائے جانے پر دوسری گواہی ہے۔

لاودکیائی ایڈونٹسٹ ازم کی تیسری نسل میں سمجھوتہ غالب موضوع تھا۔ تیسری نسل کی نمائندگی پرگامس کی کلیسیا کرتی ہے۔ 1919 میں ڈبلیو۔ ڈبلیو۔ پریسکاٹ کی کتاب The Doctrine of Christ کی اشاعت سے شروع ہو کر 1956 میں Questions on Doctrine کی اشاعت تک، ایک ایسے عبوری دور کی نشان دہی ہوتی ہے جس کی ابتدا ایک الفا اشاعت سے اور انتہا ایک اومپگا اشاعت پر ہوتی ہے۔ پہلی کتاب ڈبلیو۔ ڈبلیو۔ پریسکاٹ کے اُس رد کی نمائندگی کرتی ہے جس میں اُس نے قبیلہ یہوداہ کے شیر کو چھوڑ کر مسیح کے بارے میں مرتد پروٹسٹنٹ نقطہ نظر اختیار کیا۔ پریسکاٹ کی کتاب، جس کا عنوان The Doctrine of Christ موزوں تھا، نے میلرائیٹ نبوتی پیغام کو کھوکھلا کر دیا، اور یسوع کا وہ خالی تصور چھوڑا جس کی پرستش کیتھولکیت اور مرتد پروٹسٹنٹ ازم میں کی جاتی ہے۔ اس نسل کی آخری کتاب ایسی تقدیس اور تبرئہ کی تعریف کرتی ہے جو خدا کی شریعت، اس کے عدل اور اس کی رحمت کو تباہ کر دیتی ہے۔ قدیم اسرائیل کو خدا کی شریعت کے امانت دار بننے کی ذمہ داری دی گئی تھی، اور ایڈونٹسٹ ازم کو نہ صرف خدا کی شریعت بلکہ اس کے نبوتی کلام کا بھی امانت دار ہونا تھا۔ 1919 میں ایک ایسی کتاب منظر عام پر آئی جس نے خدا کے نبوتی کلام کے دفاع کو رد کیا، جو لاودکیائی ایڈونٹسٹ ازم کی تیسری نسل کی ابتدا کی علامت تھی، اور اس کا اختتام ایک ایسی کتاب پر ہوا جو خدا کی شریعت کو رد کرتی ہے۔

اگر تم دل کی ہٹ دھرمی کو پالتے ہو، اور غرور اور خود راستبازی کے باعث اپنی خطاؤں کا اقرار نہیں کرتے، تو تم شیطان کی آزمائشوں کے تابع چھوڑ دیے جاؤ گے۔ جب خداوند تمہاری خطائیں آشکار کرے اور تم نہ توبہ کرو نہ اقرار، تو اس کی مشیت تمہیں بار بار اسی میدان سے گزارے گی۔ تمہیں اسی نوعیت کی غلطیاں کرنے کے لیے چھوڑ دیا جائے گا، تم حکمت سے محروم رہو گے، اور گناہ کو راستبازی کہو گے اور راستبازی کو گناہ۔ ان آخری ایام میں جو بے شمار دھوکے غالب ہوں گے وہ تمہیں گھیر لیں گے، اور تم رہنما بدل دو گے، اور تمہیں خبر بھی نہ ہوگی کہ تم نے ایسا کیا ہے۔ ریویو اینڈ بیلڈ، 16 دسمبر، 1890۔

پرگامس، تیسرا کلیسیا، تھیاتیہ یعنی پاپائی کلیسیا تک لے گیا؛ یہ چوتھی نسل اُس وقت ہے جب پچیس مرد تھیاتیہ کے اختیار کی علامت کے سامنے جھکتے ہیں۔

"ابتدائی نوآبادکاروں نے جو ضابطہ اختیار کیا تھا کہ صرف کلیسیا کے اراکین کو ووٹ دینے یا سول حکومت میں عہدہ رکھنے کی اجازت ہو، اس نے انتہائی نقصان دہ نتائج پیدا کیے۔ یہ اقدام ریاست کی پاکیزگی برقرار رکھنے کے وسیلہ کے طور پر قبول کیا گیا تھا، مگر اس کا نتیجہ کلیسیا کی خرابی کی صورت میں نکلا۔ چونکہ رائے دہی اور عہدہ داری کے لیے مذہب کا اقرار شرط تھا، اس لیے بہت سے لوگوں نے محض دنیاوی مصلحت کے باعث، دل کی تبدیلی کے بغیر، کلیسیا کے ساتھ وابستگی اختیار کر لی۔ یوں کلیسیائی بڑی حد تک غیر تبدیل شدہ اشخاص پر مشتمل ہو گئیں؛ اور حتیٰ کہ خدمت کلیسیا میں بھی ایسے لوگ تھے جو نہ صرف غلط عقائد رکھتے تھے بلکہ روح القدس کی تجدید کرنے والی قدرت سے بھی ناواقف تھے۔ یوں ایک بار پھر اُن برے نتائج کا اظہار ہوا—جو کلیسیا کی تاریخ میں قسطنطین کے زمانے سے آج تک بار بار دیکھے گئے ہیں—کہ ریاست کی مدد سے کلیسیا کو مضبوط بنانے کی کوشش کرنا، اور اُس کی انجیل کی تائید کے لیے دنیوی قوت سے اپیل کرنا، اُس کے بارے میں جس نے فرمایا: 'میری بادشاہی اس دنیا کی نہیں۔' (یوحنا 18:36) کلیسیا کا ریاست کے ساتھ اتحاد، چاہے اس کا درجہ کتنا ہی معمولی کیوں نہ ہو، بظاہر دنیا کو کلیسیا کے قریب لاتا ہوا دکھائی دے سکتا ہے، مگر حقیقت میں یہ کلیسیا ہی کو دنیا کے قریب لے آتا ہے۔" عظیم کشمکش، 297۔

"چرچ کا ریاست کے ساتھ اتحاد — چاہے اس کی نوعیت کتنی ہی معمولی کیوں نہ ہو — اگرچہ بظاہر دنیا کو چرچ کے قریب لاتا ہوا نظر آتا ہے، لیکن حقیقت میں یہ چرچ کو دنیا کے قریب لے آتا ہے۔" 18 مئی 1977 کو، برٹ بی۔ بیج (چرچ کے شمالی یورپ-مغربی افریقہ ڈویژن میں ایک ڈائریکٹر اور بین الکلیسائی روابط میں شامل) نے روم میں ایک اجتماعی ملاقات کے دوران ضد مسیح، پوپ پال ششم کو سونے کی پرت چڑھا ہوا تمغہ پیش کیا۔ یہ عالمی مسلکی خاندانوں کے سیکریٹریوں کی کانفرنس کے ایک اجلاس کا حصہ تھا۔ اس واقعے کی خبر ایڈونٹسٹ ریویو (11 اگست 1977) میں شائع ہوئی اور ریلیجس نیوز سروس نے اسے اس طور پر نوٹ کیا کہ پہلی بار کسی سرکاری ایس ڈی اے نمائندے نے کسی پوپ سے ملاقات کی تھی۔

خداوند نے اُن لوگوں پر لعنت کا اعلان کیا ہے جو مقدس صحائف میں سے کچھ کم کریں یا اس میں کچھ اضافہ کریں۔ عظیم 'میں ہوں' نے طے کیا ہے کہ ایمان اور عقیدے کا ضابطہ کیا ہوگا، اور اس نے یہ مقرر کیا ہے کہ بائبل ہر گھر کی کتاب ہو۔ وہ کلیسیا جو خدا کے کلام پر قائم ہے، روم سے ایسی جدائی میں ہے جس میں مصالحت ممکن نہیں۔ پروٹسٹنٹ کبھی اسی طرح اس ارتداد کی عظیم کلیسیا سے جدا تھے، لیکن وہ اس کے اور زیادہ قریب آ گئے ہیں، اور اب بھی کلیسیائے روم سے مصالحت کی راہ پر گامزن ہیں۔ روم کبھی نہیں بدلتا۔ اس کے اصولوں میں ذرا بھی تبدیلی نہیں آئی۔ اس نے اپنے اور پروٹسٹنٹوں کے درمیان شگاف کم نہیں کیا؛ پیش قدمی تو ساری پروٹسٹنٹوں ہی نے کی ہے۔ مگر اس سے آج کے پروٹسٹنٹ ازم کے بارے میں کیا نتیجہ نکلتا ہے؟ بائبل کی سچائی کا انکار ہی لوگوں کو الحاد کے قریب لے جاتا ہے۔ پسپا ہوتی ہوئی کلیسیا ہی اپنے اور پاپائیت کے درمیان فاصلے کو کم کرتی ہے۔

یہ لوٹر، کرینمر، رڈلی، ہوپر جیسے نفوس اور وہ ہزاروں عالی ہمت مرد جو حق کی خاطر شہید ہوئے، ہی حقیقی پروٹسٹنٹ ہیں۔ انہوں نے حق کے وفادار پہرہ داروں کی طرح کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ پروٹسٹنٹ ازم کی رومیت کے ساتھ کوئی اتحاد ممکن نہیں، بلکہ ایسے پاپائیت کے اصولوں سے اتنا ہی جدا رہنا چاہیے جتنا مشرق مغرب سے ہے۔ ایسے داعیانِ حق 'گناہ کے آدمی' کے ساتھ اس طرح ہم آہنگ نہیں ہو سکتے تھے جیسے مسیح اور اس کے رسول نہیں ہو سکتے تھے۔ پہلے زمانوں میں راستبازوں کو محسوس ہوتا تھا کہ روم کے ساتھ میل جول ناممکن ہے، اور اگرچہ اس باطل نظام کی مخالفت انہوں نے جان و مال کے خطرے پر برقرار رکھی، پھر بھی انہوں نے اپنی علیحدگی قائم رکھنے کی ہمت کی اور مردانہ وار حق کے لیے جدوجہد کی۔ ان کے نزدیک بائبل کی سچائی دولت، عزت بلکہ خود زندگی سے بھی زیادہ عزیز تھی۔ وہ یہ برداشت نہ کر سکتے تھے کہ حق کو خرافات اور جھوٹے سفسطوں کے انبار کے نیچے دفن دیکھا جائے۔ انہوں نے خدا کا کلام ہاتھ میں لیا اور لوگوں کے سامنے پرچم حق بلند کیا، اور دلیری سے وہ کچھ بیان کیا جو خدا نے بائبل کی محنتی جستجو کے ذریعے ان پر آشکار کیا تھا۔ انہوں نے خدا سے وفاداری کے سبب بدترین موتیں قبول کیں، مگر اپنے خون سے ہمارے لیے وہ آزادیاں اور مراعات خرید لیں جنہیں آج بہت سے وہ لوگ جو اپنے آپ کو پروٹسٹنٹ کہتے ہیں، بآسانی شر کی قوت کے حوالے کر رہے ہیں۔ مگر کیا ہم ان مہنگی قیمت پر حاصل کی گئی مراعات سے دستبردار ہو جائیں؟ کیا ہم آسمان کے خدا کی توہین کریں گے، اور جب وہ ہمیں رومی جوئے سے آزاد کر چکا ہے تو کیا ہم پھر سے خود کو اس ضد مسیحی طاقت کی غلامی میں دے دیں؟ کیا ہم اپنی گراوٹ اس طرح ثابت کریں گے کہ اپنی مذہبی آزادی، یعنی اپنے ضمیر کے تقاضوں کے مطابق خدا کی عبادت کرنے کے حق، سے دستبرداری پر دستخط کر دیں؟

لوٹھر کی وہ آواز، جو پہاڑوں اور وادیوں میں گونجی، جس نے یورپ کو گویا زلزلے کی مانند ہلا ڈالا، اس نے یسوع کے جلیل القدر رسولوں کی ایک فوج کو پکارا؛ اور جس سچائی کی وہ وکالت کرتے تھے اسے نہ ایندھن کے لکڑی کے گٹھوں سے جلانے، نہ اذیتوں، نہ قید خانوں، نہ موت کے ذریعے خاموش کرایا جا سکا؛ اور آج بھی شہداء کے اس جلیل القدر لشکر کی آوازیں ہمیں بتا رہی ہیں کہ رومی اقتدار آخری دنوں کا وہ پیشین گوئی شدہ ارتداد ہے، وہ بدکاری کا بھید جسے پولس نے اپنے ہی زمانے میں کارفرما ہوتے دیکھا تھا۔ رومن کیتھولک مذہب تیزی سے قدم جما رہا ہے۔ پاپائیت بڑھتی جا رہی ہے، اور جو لوگ حق سننے سے کان پھیر چکے ہیں وہ اس کی فریب دہ حکایات سن رہے ہیں۔ پاپائی عبادت گاہیں، پاپائی کالج، راہبہ خانے اور صومعے بڑھتے جا رہے ہیں، اور پروٹسٹنٹ دنیا سوئی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ پروٹسٹنٹ وہ امتیازی نشان کھو رہے ہیں جو انہیں دنیا سے ممتاز کرتا تھا، اور وہ اپنے اور رومی اقتدار کے درمیان فاصلے کو کم کرتے جا رہے ہیں۔ انہوں نے حق سننے سے اپنے کان پھیر لیے ہیں؛ وہ اس روشنی کو قبول کرنے پر آمادہ نہیں ہوئے جو خدا نے ان کی راہ پر ڈالی، لہذا وہ تاریکی میں جا رہے ہیں۔ وہ اس خیال کو حقارت سے دیکھتے ہیں کہ رومن کیتھولک اور ان کے ہمنوا کی طرف سے ماضی کی سنگ دل اذیت رسانی کا احیا ہوگا۔ وہ اس حقیقت کو نہیں مانتے کہ کلام خدا ایسے احیا کی پوری پیشین گوئی کرتا ہے، اور یہ تسلیم نہیں کرتے کہ آخری ایام میں خدا کے لوگ ستائے جائیں گے، حالانکہ بائبل کہتی ہے، 'اژدہا عورت پر غضبناک ہوا، اور اس کی نسل کے بقیہ کے ساتھ جنگ کرنے کو چلا گیا، جو خدا کے احکام پر عمل رکھتے ہیں اور یسوع مسیح کی گواہی رکھتے ہیں۔'

پاپائیت انسانی فطرت کا مذہب ہے، اور انسانوں کی اکثریت اس عقیدے کو پسند کرتی ہے جو انہیں گناہ کرنے کی اجازت دیتا ہے اور پھر بھی انہیں اس کے عواقب سے آزاد کر دیتا ہے۔ لوگوں کو کسی نہ کسی شکل میں مذہب چاہیے، اور یہ مذہب، جو انسانی تدبیر سے گھڑا گیا ہے مگر الہی اختیار کا دعویٰ کرتا ہے، نفسانی ذہن کو راس آتا ہے۔ جو لوگ اپنے آپ کو دانا اور سمجھدار سمجھتے ہیں، وہ تکبر میں راستبازی کے معیار، یعنی دس احکام، بے منہ موڑ لیتے ہیں، اور اسے اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں کہ خدا کی راہوں کی تحقیق کریں۔ لہذا وہ باطل راستوں، ممنوعہ راہوں پر نکل پڑتے ہیں، خود پر بھروسا کرنے والے اور خود فریفتہ بن جاتے ہیں، پوپ کے نمونے پر، نہ کہ یسوع مسیح کے نمونے پر۔ انہیں ایسے مذہب کی صورت چاہیے جس میں روحانیت اور نفس کشی کی کم

سے کم ضرورت ہو، اور چونکہ غیر مقدس انسانی حکمت انہیں پاپائیت سے بیزار نہیں کرتی، اس لیے وہ فطری طور پر اس کی تعلیمات اور عقائد کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ وہ خدا کی راہوں پر چلنا نہیں چاہتے۔ وہ اپنے آپ کو اتنا زیادہ صاحب بصیرت سمجھتے ہیں کہ دعا اور فروتنی کے ساتھ، اس کے کلام کی سمجھ بوجھ رکھتے ہوئے، خدا کو تلاش کرنا انہیں مناسب نہیں لگتا۔ جب وہ خدا کی راہوں کو جاننے کی پروا نہیں کرتے، تو ان کے ذہن فریبوں کے لیے بالکل کھلے رہتے ہیں، اور جھوٹ کو قبول کرنے اور اس پر ایمان لانے کے لیے ہر طرح تیار رہتے ہیں۔ وہ اس بات پر بھی آمادہ ہوتے ہیں کہ انتہائی غیر معقول اور سخت متضاد جھوٹ ان پر سچائی کے طور پر تھوپ دیے جائیں۔

شیطان کی فریب کاری کا شاہکار پاپائیت ہے؛ اور جبکہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ بڑی فکری تاریکی کا زمانہ رومن کیتھولکیت کے لیے سازگار تھا، یہ بھی ثابت ہو گا کہ بڑی فکری روشنی کا زمانہ بھی اس کی قوت کے لیے سازگار ہے؛ کیونکہ انسانوں کے ذہن اپنی ہی برتری پر مرکوز ہیں، اور وہ خدا کو اپنے علم میں رکھنا پسند نہیں کرتے۔ روم اپنے لیے ناقابل خطا ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، اور پروٹسٹنٹ بھی اسی راہ پر چل رہے ہیں۔ وہ نہ سچائی کی تلاش کی خواہش رکھتے ہیں، نہ ہی یہ چاہتے ہیں کہ روشنی سے بڑھ کر عظیم تر روشنی کی طرف بڑھیں۔ وہ اپنے آپ کو تعصب کی دیواروں میں محصور کر لیتے ہیں، اور ایسے لگتا ہے کہ وہ خود دھوکہ کھانے اور دوسروں کو دھوکہ دینے پر آمادہ ہیں۔

اگرچہ کلیسیاؤں کا رویہ مایوس کن ہے، پھر بھی دل شکستہ ہونے کی ضرورت نہیں؛ کیونکہ خدا کے پاس ایسے لوگ ہیں جو اس کی سچائی کے ساتھ اپنی وفاداری کو برقرار رکھیں گے، جو بائبل کو—اور صرف بائبل ہی کو—اپنے ایمان اور عقیدہ کا ضابطہ بنائیں گے، جو معیار کو بلند کریں گے اور اُس پرچم کو اونچا تھامیں گے جس پر یہ الفاظ درج ہیں: "خدا کے احکام اور یسوع کا ایمان۔" وہ خالص انجیل کی قدر کریں گے، اور بائبل کو اپنے ایمان اور عقیدہ کی بنیاد بنائیں گے۔

ایسے وقت میں، جب لوگ رب الافواج کی شریعت کو بالائے طاق رکھ رہے ہیں، داؤد کی دعا برمحل ہے: 'اے خداوند، کام کرنے کا وقت آ گیا ہے؛ کیونکہ انہوں نے تیری شریعت کو باطل ٹھہرایا ہے۔' ہم ایک ایسے زمانے کی طرف بڑھ رہے ہیں جب خدا کی شریعت پر تقریباً عالمگیر حقارت کے ڈھیر لگا دیے جائیں گے، اور خدا کے احکام پر عمل کرنے والے لوگ سخت آزمائے جائیں گے؛ لیکن کیا وہ یہوواہ کی شریعت کا احترام محض اس لیے کھو دیں گے کہ دوسرے اس کے واجب الطاعت تقاضوں کو نہ دیکھتے اور نہ سمجھتے؟ خدا کے احکام پر عمل کرنے والے لوگ، داؤد کی مانند، اسی نسبت سے خدا کی شریعت کی تعظیم کریں جس قدر لوگ اسے ترک کریں اور اس پرے ادبی اور حقارت کے ڈھیر لگائیں۔ سائنز آف دی ٹائمز، 19 فروری، 1894ء۔

دجال کو لاوڈیسیئن سیونٹھ ڈے ایڈونٹسٹ چرچ کے ایک رہنما کی طرف سے سونے کا تمغہ دیے جانے سے دو سال پہلے، 1975 میں، سیونٹھ ڈے ایڈونٹسٹ چرچ کے خلاف ایک مقدمہ دائر کیا گیا؛ EEOC v. Pacific Press Publishing Association (کیس نمبر CBR-74-2025، امریکی ضلعی عدالت برائے شمالی ضلع کیلیفورنیا)، جہاں کمیشن برائے مساوی مواقع ملازمت نے چرچ کے اشاعتی ادارے کے خلاف دو خاتون ملازمین—Silver—ملازمین—Silver (ایک سابق مدیرہ جو مقدمہ دائر ہونے تک جا چکی تھیں) اور Lorna Tobler—کی جانب سے تنخواہ اور مراعات میں صنفی بنیادوں پر امتیاز کے الزام میں دعویٰ کیا۔ چرچ نے اپنے عملی طریقہ کار کا دفاع جزوی طور پر مذہبی استثناءوں کا حوالہ دے کر اور اپنے نظام حکمرانی پر گفتگو کرتے ہوئے کیا۔

مورخہ 6 فروری 1976 کے ایک حلفیہ بیان میں (جو عدالت میں جمع کرائی گئی دفاعی عرضداشت کا حصہ تھا)، نیل سی۔ ولسن (جو اس وقت چرچ کے نارٹھ امریکن ڈویژن کے صدر تھے اور بعد ازاں 1979 تا 1990 جنرل کانفرنس کے صدر رہے) نے رومن کیتھولک مذہب کے بارے میں چرچ کے تاریخی نظریات پر بات کی۔ یہ بیان اس تصور کی تردید کے تناظر میں دیا گیا کہ چرچ میں پاپائی نظام جیسی 'ہائیرارکی'

موجود ہے۔ متعلقہ مکمل اقتباس یہ ہے: "اگرچہ یہ درست ہے کہ سیونٹھ ڈے ایڈونٹسٹ چرچ کی تاریخ میں ایک ایسا دور تھا جب اس فرقے نے واضح طور پر رومن کیتھولک مخالف نقطہ نظر اختیار کیا، اور 'پائیرارکی' کی اصطلاح کلیسائی نظم حکومت کی پائائی شکل کی طرف اشارہ کرنے کے لیے تحقیر آمیز مفہوم میں استعمال ہوتی تھی، تو چرچ کی جانب سے وہ رویہ دراصل اس صدی کے اوائل اور پچھلی صدی کے آخری حصے میں قدامت پسند پروٹسٹنٹ فرقوں میں وسیع پیمانے پر پائی جانے والی پائائیت مخالف جذبات کا محض ایک اظہار تھا، اور جہاں تک سیونٹھ ڈے ایڈونٹسٹ چرچ کا تعلق ہے، اس رویے کو اب تاریخ کے کوڑے دان کے حوالے کر دیا گیا ہے۔"

یہ کلیسا کی روایتی نبوی تعبیر سے انحراف کی عکاسی کرتا ہے، جس کے مطابق پائائیت کو کتاب مکاشفہ کے 'حیوان' یا ضد مسیح کے طور پر شناخت کیا گیا تھا۔ کلیسا کے اندر اور باہر کے ناقدین نے اسے جدید اکومینزم یا قانونی دفاعات کے ساتھ ہم آہنگ ہونے کے لیے اس مخالف کیتھولک موقف کو کم اہمیت دینے یا اسے ترک کرنے کے طور پر تعبیر کیا ہے۔ ولسن نے 1985 میں کلیسا کی مختلف ڈویژنز کے صدور کو "کارڈینلز" قرار دیا، جب انہوں نے کہا، "... بعید مشرق کے تمام ممالک میں سے کوئی 'کارڈینل' نہیں ہے، جبکہ غالباً افریقہ سے دو 'کارڈینلز' ہوں گے۔"

سیسٹر وائٹ نے کہا کہ جو کلیسیا اپنے اور پوپ کے درمیان فاصلے کو کم کرتی ہے، وہ برگشتہ کلیسیا ہے! تیسری نسل کے سمجھوتے کو حزقی ایل کے باب آٹھ میں تموز کے لیے رونے کی صورت میں، اور پرگمن کی کلیسیا کے سمجھوتے کے ذریعے پیش کیا گیا ہے۔ 1863 سے 1888 تک کی پہلی نسل افسس کی کلیسیا کی نمائندگی کرتی تھی، ایک ایسی کلیسیا جس نے اپنی پہلی محبت کھو دی تھی، اور ملرائٹ تحریک کی پہلی محبت نبوتی پیغام تھا، اور اس نبوتی پیغام کا پہلا باب "سات وقت" تھا جسے 1863 میں کنارے رکھ دیا گیا تھا۔

1888 سے 1919 تک، دوسری نسل—جس کی نمائندگی سمیرنا اور حزقی ایل کے پوشیدہ حجروں نے کی—روح نبوت کی موت کی گواہ بنی، کیونکہ سسٹر وائٹ کو 1915 میں سپردِ خاک کیا گیا۔ گواہی کو مکمل کرنے کے لیے چار نسلوں کی مزید تفصیلات ضروری ہیں، لیکن رفتہ رفتہ بڑھتی ہوئی بغاوت کو سمجھنا لازم ہے تاکہ یہ پوری طرح واضح ہو سکے کہ ایک مرتد قوم کس طرح ایلن وائٹ کی تحریروں کو "ممنوع قرار دینا" ممکن سمجھ سکتی ہے، یا وہ ہفتے کے پہلے دن کو کیسے قابل قبول ٹھہرا سکتی ہے۔ یہوداہ "افرائیم کے شرابیوں" کے ساتھ کام کرتا ہے جو یروشلم میں "اس قوم پر حکومت کرتے ہیں"، اور جو یروشلم پر حکمرانی کرتے ہیں اور سورج کو سجدہ کرتے ہیں، ان کی نمائندگی سنہدرین کرتا ہے۔

ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

"خدا کے کہلانے والے فرزندوں میں کتنا کم صبر ظاہر ہوا ہے، کتنے تلخ الفاظ کہے گئے ہیں، اور جو ہمارے ایمان کے نہیں ہیں ان کے خلاف کتنی مذمت کی گئی ہے۔ بہت سوں نے دیگر کلیسیاؤں سے تعلق رکھنے والوں کو بڑے گناہگار سمجھا ہے، حالانکہ خداوند انہیں اس طرح نہیں دیکھتا۔ جو لوگ اس نظر سے دوسری کلیسیاؤں کے اراکین کو دیکھتے ہیں، انہیں خدا کے قوی ہاتھ کے نیچے فروتنی اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ جن کی وہ مذمت کرتے ہیں، ممکن ہے ان کے پاس روشنی بہت کم ہو، مواقع اور مراعات بھی کم ہوں۔ اگر ان کے پاس وہ روشنی ہوتی جو ہماری کلیسیاؤں کے بہت سے اراکین کو ملی ہے، تو وہ کہیں زیادہ تیزی سے آگے بڑھ سکتے تھے اور دنیا کے سامنے اپنے ایمان کی بہتر نمائندگی کر سکتے تھے۔ جو اپنی روشنی پر فخر کرتے ہیں، مگر اس میں چلنے میں ناکام رہتے ہیں، ان کے بارے میں مسیح فرماتا ہے، 'لیکن میں تم سے کہتا ہوں، عدالت کے دن صور اور صیدا کے لیے تم سے زیادہ برداشت ہوگی۔ اور تو اے کفرناحوم [ساتویں دن کے ایڈونٹسٹ، جنہیں بڑی روشنی ملی ہے]، جو [مراعات کے لحاظ سے] آسمان تک بلند کیا گیا ہے، پاتال میں گرا دیا جائے گا؛ کیونکہ اگر وہ بڑے کام جو تیرے ہاں کیے گئے ہیں سدوم میں کیے جاتے تو وہ آج کے دن تک باقی رہتا۔"

لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ عدالت کے دن سدوم کے ملک کے لیے تم سے زیادہ برداشت ہوگی۔¹ اسی وقت یسوع نے جواب دے کر کہا، 'اے باپ، آسمان و زمین کے خداوند، میں تیرا شکر کرتا ہوں، کیونکہ تو نے یہ باتیں داناؤں اور عقلمندوں [اپنی ہی نگاہ میں] سے چھپا رکھی ہیں اور ننھے بچوں پر ظاہر کر دی ہیں۔''

اور اب، چونکہ تم نے یہ سب کام کیے ہیں، خداوند فرماتا ہے کہ میں صبح سویرے اٹھ کر تم سے کلام کرتا رہا، مگر تم نے نہ سنا؛ اور میں نے تمہیں پکارا، لیکن تم نے جواب نہ دیا؛ اس لیے میں اس گھر کے ساتھ بھی ویسا ہی کروں گا جو میرے نام سے کہلاتا ہے، جس پر تم بھروسا رکھتے ہو، اور اس جگہ کے ساتھ بھی جو میں نے تمہیں اور تمہارے باپ دادا کو دی تھی، جیسے میں نے شیلوہ کے ساتھ کیا۔ اور میں تمہیں اپنی نگاہ سے دور کر دوں گا، جیسے میں تمہارے سب بھائیوں کو، حتیٰ کہ افرائیم کی ساری نسل کو، دور کر چکا ہوں۔

خداوند نے ہمارے درمیان نہایت اہم ادارے قائم کیے ہیں، اور ان کا انتظام دنیاوی اداروں کی طرح نہیں بلکہ خدا کے مقرر کردہ نظام کے مطابق ہونا چاہیے۔ ان کا انتظام یکسوئی کے ساتھ اس کے جلال کے لیے کیا جائے، تاکہ ہر ممکن طریقے سے ہلاک ہونے والی جانیں نجات پائیں۔ خدا کے لوگوں کے پاس روح کی گواہیاں آچکی ہیں، پھر بھی بہتوں نے توبیخوں، تنبیہات اور نصیحتوں پر توجہ نہیں دی۔

'اب یہ سنو، اے احمق اورے فہم قوم؛ جن کی آنکھیں ہیں مگر دیکھتی نہیں؛ جن کے کان ہیں مگر سنتی نہیں: کیا تم مجھ سے نہیں ڈرتے؟ خداوند فرماتا ہے؛ کیا میری حضوری میں نہ کانپو گے، جس نے ایک دائمی فرمان کے مطابق سمندر کے لیے ریت کو حد ٹھہرائی ہے تاکہ وہ اسے پار نہ کر سکے؟ اور اگرچہ اس کی لہریں خود کو اچھالتی ہیں، تو بھی وہ غالب نہیں آسکتیں؛ اگرچہ وہ گرجتی ہیں، تو بھی وہ اس پر سے گزر نہیں سکتیں۔ لیکن اس قوم کا دل سرکش اور باغی ہے؛ وہ برگشتہ ہو کر چلی گئی ہے۔ وہ اپنے دل میں یہ نہیں کہتے کہ آؤ اب ہم خداوند اپنے خدا سے ڈریں، جو اپنے موسم میں پہلی اور پچھلی دونوں بارشیں دیتا ہے؛ وہ ہمارے لیے فصل کے مقررہ ہفتوں کو محفوظ رکھتا ہے۔ تمہاری بدکرداریوں نے یہ چیزیں تم سے دور کر دی ہیں، اور تمہارے گناہوں نے تم سے اچھی چیزیں روک لی ہیں۔ . . . وہ یتیم کے مقدمے، ہاں یتیم کے مقدمے کا فیصلہ نہیں کرتے، پھر بھی وہ کامیاب ہیں؛ اور محتاج کے حق کا فیصلہ نہیں کرتے۔ کیا میں ان باتوں کے سبب سے مواخذہ نہ کروں؟ خداوند فرماتا ہے؛ کیا میری جان ایسی قوم پر انتقام نہ لے گی؟'

"کیا خداوند کو یہ کہنے پر مجبور ہونا پڑے گا، 'اس قوم کے لیے دعا نہ کر، نہ ان کے لیے فریاد اور نہ دعا بلند کر، نہ ہی میرے حضور شفاعت کر: کیونکہ میں تیری نہ سنوں گا؟' اسی لیے بارشیں روک لی گئی ہیں، اور پچھلی بارش نہیں ہوئی۔۔۔ کیا تو اب سے مجھے نہ پکارے گا، آے میرے باپ، تو میری جوانی کا رہنما ہے؟" ریویو اینڈ بیرلڈ، 1 اگست، 1893.